

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص فوت ہوا اور اس کے وارثوں میں ایک باپ، بیٹی، ایک حقیقی بھائی، دو باپ کی طرف سے بھائی اور ایک حقیقی بہن ہے تو اس کی میراث کس طرح تقسیم ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

تمام ترکہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے بیٹی کو اصحاب الفروض میں سے ہونے کی حیثیت میں نصف اور اسی طرح باقی باپ کو اصحاب الفروض اور عصبہ میں ہونے کی حیثیت میں دے دیا جائے گا، بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ باپ کی موجودگی میں بھائی محروم ہیں ہاں البتہ اگر میت کے ذمے قرض ہو تو اسے وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا، اسی طرح اگر میت کی کوئی وصیت شرعی طریقہ سے ثابت ہو تو اسے بھی تقسیم ترکہ سے پہلے پورا کیا جائے گا بشرطیکہ وصیت کل مال کے ایک تہائی حصے کے بقدر یا اس سے کم ہو کیونکہ میت کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنے مال کے ایک تہائی حصے سے زائد میں وصیت کرے اگر کسی نے اپنے مال کے ایک تہائی سے زائد حصے میں وصیت کی تو اس پر عمل نہیں ہوگا، الا یہ کہ اس کے بالغ اور عاقل وارث اس پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیں، وراثت کی تقسیم سے پہلے قرض کے ادا کرنے اور وصیت پر عمل کرنے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے : حسب ذیل ہے :

اللہ تمہاری اولاد کے متعلق تمہیں وصیت فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے... یہ (تقسیم ترکہ میت کی) وصیت (کی تکمیل) کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض کے (ادا ہونے کے بعد جو اس کے "ذمے ہو عمل میں آئے گی۔"

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 74

محدث فتویٰ